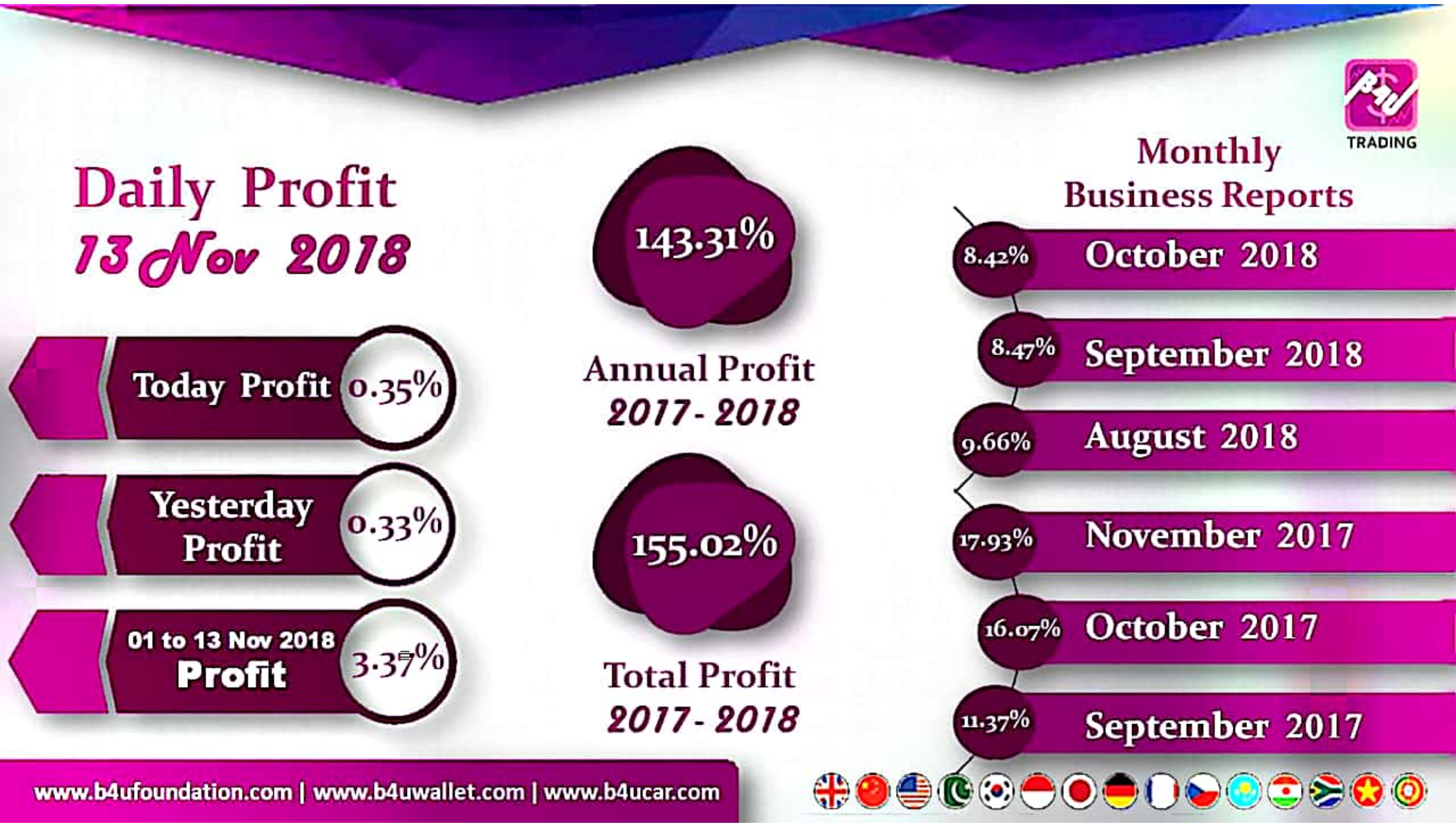

Scanned by CamScanner

۲۰۲۳

17663
۳/۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب مفتی صاحب، دار الافتاء دار العلوم، کراچی

السلام علیکم:

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ہم ایک سال سے B4u یعنی (Business for You) نام سے کمپنی چلا رہے جس میں ہم نے آن لائین ویب سائیٹ ترتیب دی ہے۔ اس ویب سائیٹ کے ذریعہ ہم لوگوں سے پیسہ لیتے ہیں اپنے کاروبار میں انویسٹ کرنے کیلیے۔ کمپنی اپنے کاروبار پر ہر ماہ حاصل کردہ منافع پر 60٪ انویسٹ کرنے والے لوگوں میں تقسیم کردیتی ہے۔ کم انویسٹ والے کو اور زیادہ انویسٹ والے کو فیصد برابر ہی ملتا ہے۔ باقی 40٪ کمپنی اپنے اخراجات اور منافع کے طور پر رکھ لیتی ہے اور منافع کا 60٪ لوگوں کو سمجھانے کیلیے کہ ان کو اوسط منافع ان کی رقم کا 7٪ سے 20٪ بتاتے ہیں تاکہ ان کو سمجھ آجائے۔ چھ ماہ کے بعد میمبر اپنی انویسٹ آدھی مقدار میں واپس لے سکتا ہے بغیر کسی کٹوتی کے اور بارہ ماہ بعد پوری انویسٹ چاہے واپس نکلوا لے اور چاہے تو مزید چلنے دے۔ لوگوں کی انویسمنٹ مختلف کاروبار میں لگاتے ہیں جیسے پراپرٹی کا کاروبار کیلیے، ریسٹورنٹ، مختلف پروڈکٹ کی ٹریڈنگ اور ٹیکسی سروسز۔ ہماری کمپنی پاکستان میں FBR سے SECP سے اور Chamber of Commerce Karachi سے رجسٹرڈ ہے۔ بلکہ ملیشیا میں بھی رجسٹرڈ ہے۔ پاکستان سمیت چار ممالک میں ہماری کمپنی کے بینک اکاؤنٹ ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم شرعی اعتبار سے جائز طریقہ سے منافعہ کمپنی اور میمبرز کے درمیان تقسیم کر رہے یا نہیں؟ جائز ہے تو بھی بتائیں اور اگر کوئی شرعی طور پر غلطی کر رہے تو اس کی وضاحت کرنے کے بعد اس کی جگہ کوئی جائز صورت بتائیں تاکہ کمپنی بھی گناہگار نہ ہو اور انویسٹ کرنے والے میمبرز کو بھی جائز و حلال منافعہ ملے۔ جزاک اللہ

سائل: سیف الرحمن

فرام پاکستان۔ کراچی

03044076494

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۵/۲۰۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

جائز کاروبار میں نفع کی تقسیم اس طرح کرنا کہ ہر ماہ حاصل ہونے والے نفع میں ساٹھ فیصد (۶۰٪) سرمایہ لگانے والوں میں تقسیم کرنا اور باقی چالیس فیصد (۴۰٪) کمپنی کا اپنے اخراجات اور منافع کے طور پر رکھ لینا شرعاً درست ہے۔

تاہم واضح رہے کہ یہ تو نفسِ سوال کا جواب تھا اور کسی کمپنی / ادارہ کے کاروبار کے جواز یا عدمِ جواز کا حکم لگانے کیلئے کئی امور کا معلوم ہونا ضروری ہے، مثلاً وہ کمپنی یا ادارہ کن معاہدوں کی بنیاد پر لوگوں سے رقوم لے رہا ہے؟ اور کیا وصول کی جانے والی رقوم حقیقت میں کسی کاروبار میں لگائی جارہی ہیں یا نہیں؟ اور وہ کاروبار جائز بھی ہے یا نہیں؟ اور اسکے روزمرہ کے معاملات شریعت کے مطابق ہو رہے ہیں یا نہیں؟ نیز وہ کمپنی قانونی تقاضوں کو پورا کر رہی ہے یا نہیں؟ نیز کسی خاص کمپنی کے بارے میں جواز کا فتویٰ دینے کیلئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اس کاروبار کو عملاً دیکھا جائے، شرعی آڈٹ کیا جائے، اسکے بعد اگر اطمینان ہو تو فتویٰ دیا جائے۔

اور سوال میں ذکر کردہ B4U (business for you) کے نام سے کمپنی کے بارے میں دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کو اوپر ذکر کردہ معلومات حاصل نہیں ہیں نیز ہم نے ان کا کاروبار دیکھا بھی نہیں، لہذا یہ فتوی مذکورہ کمپنی کے کاروبار کے جواز سے متعلق نہیں، بلکہ نفسِ سوال یعنی نفع کے تقسیم کار سے متعلق ہے۔ (ماخذہ تبویب ۶۶/۱۳۵۸)

درر الحكام في شرح مجلة الأحكام – (٣ / ٤٣٤)

(يشترط في المضاربة أن يكون رأس المال معلوما كشركة العقد أيضا وتعيين حصة العاقدين من الربح جزءا شائعا كالنصف والثلث ولكن إذا ذكرت الشركة على الإطلاق بأن قيل مثلا " الربح مشترك بيننا " يصرف إلى المساواة)

مجلة الأحكام العدلية – (١ / ٢٧٢)

يُشْتَرَطُ فِي الْمُضَارَبَةِ أَنْ يَكُونَ رَأْسُ الْمَالِ مَعْلُومًا كَشَرِكَةِ الْعَقْدِ أَيْضًا وَتَعْيِينُ حِصَّةِ الْعَاقِدَيْنِ مِنْ الرِّبْحِ جُزْءًا شَائِعًا كَالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَلَكِنْ إذَا ذُكِرَتْ الشَّرِكَةُ عَلَى الْإِطْلَاقِ بِأَنْ قِيلَ مَثَلًا " الرِّبْحُ مُشْتَرَكٌ بَيْنَنَا " يُصْرَفُ إلَى الْمُسَاوَاةِ. إذَا فُقِدَ شَرْطٌ مِنْ الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ آنِفًا بِأَنْ لَمْ تُعَيَّنْ مَثَلًا حِصَّةُ

Scanned by CamScanner

الْعَاقِدَيْنِ جُزْءًا شَائِعًا بَلْ قُطِعَتْ وَعُيِّنَتْ عَلَى أَنْ يُعْطِيَ أَحَدُهُمَا كَذَا دِرْهَمًا مِنَ الرِّبْحِ تَفْسُدُ الْمُضَارَبَةُ............ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

فرہاد خان عفی عنہ

فرہاد خان سواتی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸/صفر المظفر/۱۴۴۰ھ

۷/نومبر/۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸/صفر المظفر/۱۴۴۰ھ

۷/نومبر/۲۰۱۸ء

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۵/۲۲۳
مورخہ ۱۴۴۰/۳/۱
۲۰۱۸/۱۱/۱۰
جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
محمد طاہر عفی عنہ
۲۸/۲/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
۲۹/۲/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۲۹/۲/۱۴۴۰ھ

نائب مفتی
جامعہ دارالعلوم کراچی

Scanned by CamScanner